# امامی فقہوں کے عجوبے

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
منم غلام آفتاب وحدیث از آفتاب گویم

ان فقہ ساز اماموں کی عقل یا مسلم لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کا پتہ تو اس سے بھی لگ جا تا ہے کہ انہوں نے جو فقہ بنایا ہے کہ کسی نے اگر وضو کیا پھر اسکے پیٹ سے ہوا خارج ہوئی تو اسکا وضو ٹوٹ گیا یہ آدمی دوبارہ وضو کرے، جناب قارئین اماموں کے اس حکم کے تحت جب دوبارہ وضو کرنا ہے تو عجب بات یہ ہے کہ وضو کو توڑنے والی اس مخرج کو جہاں سے ہوا خارج ہوئی ہے اسے دھونے کے بغیر پھر انہیں اعضاء کو دوبارہ دھونا ہے جنکا کوئی قصور نہیں ہے اور وہ تو پہلے ہی دھلے ہوئے ہیں، یعنی ‘‘کرے کوئی اوربھرے کوئی’’۔ ان اماموں نے اگر پیٹ سے خارج ہونے والی گئس کو پلیتی قرار دیا ہے تو پھر ان کپڑوں کو بھی دوبارہ دھونے کا حکم دیتے، جنکو گئس لگی ہے!! اسی طرح عقل سے تو یہ بات بھی سمجھ میں آتی ہے کہ اگر کسے وضو کے بعد پیشاب پائخانہ آجائے تو اسے مخصوص ملوث مقامات کو صاف کرنا ہے اور وضو کو دہرانے کی اسےبھی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ وضو جن اعضا کو پاک وصاف کرنے کے لئے کیا گیا تھا ان پر تو کوئی گندگی نہیں آئی!!

ان فقہ ساز اماموں کی جانب سے امت مسلمہ کو اذیتوں میں حرج خرچ میں ڈالنے کے کئی مثالیں ہیں جن سب کا ذکر طویل ہوجائے گا، بس ان کی ایک اور فقہی جزئی خلاف قرآن اور خلاف عقل عرض کرتاہوں، قرآن حکیم نے سورت نساء کی آیت نمبر 43 میں اور مائدہ کی آیت نمبر 6 میں جنابت کی حالت میں اور گھر والیوں سے صحبت کی حالت میں دو الفاظ سے سمجھایا ہے کہ حتی ‘‘تغتسلوا’’ دوسرا ‘‘فاطھروا’’ ان

بقایا: ٹائیٹل پیج

دونوں لفظوں کی معنی بنتی ہے دھوڈالو۔ اور طہارت یعنی پاکائی تک کی صفائی کرو۔ اب ان الفاظ سے فقہ ساز اماموں نے بجاء مخصوص ملوث اعضاء کے سارے جسم کو دھونے کی معنی نکالی ہے، محترم قارئین! ان اماموں کا یہ حکم اگر صحیح ہے تو قرآن حکیم نے ان دونوں آیتوں میں جنبی حالت اور ہمبستری کی حالت والی غلاظت کو پاک کرنے اور دھونے والے حکم کے ساتھ پائخانہ کرنے کے بعد والی طہارت اور دھونے کا ذکر بھی ان ہی الفاظ سے ملاکر بیان کیا ہے جسکے لئے جدا الفاظ نہیں ہیں، تو فقہاء لوگوں نے پائخانہ کرنے کی صورت میں خالی مخرج کو پاک کرنے کا حکم دیا ہے اور جنبی حالت اور ہمبستری کی حالت کے لئے بجاء مخصوص ملوث اعضاء کے سارے جسم کو دھونے کا حکم دیا ہے جبکہ غلاظت سارے جسم کو تو نہیں لگی ہوتی۔ اور قرآن حکیم کا ان دونوں قسم کی غلاظتوں کو ایک ہی آیت میں اکٹھے ذکر فرماکر پھر ایک ہی قسم کے الفاظ یعنی دھونے اور پاک کرنے کے لئے فرمانا یہ ثابت کرتا ہے کہ جنبی احتلام اور ہمبستری کی حالت میں سارے جسم کو دھونا نہیں ہے جس طرح کہ پائخانہ کرنے کے بعد صرف مخصوص جگہ کو پاک کیا جاتا ہے سارے جسم کو نہیں دھویا جاتا سو ان دونوں حالتوں کو ایک ساتھ بیان کرکے پھر انکی صفائی کا حکم بھی ایک جیسے الفاظ سے دیکر اللہ نے بذریعہ قرآن ہمیں یہ ثابت کرکے دکھایا کہ ایسا فقہ بنانے والے امام لوگ اسلام، قرآن اور مسلم امت کے کبھی بھی خیر خواہ نہیں ہیں۔

جب سے تونے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے  
سنگ ہر شخص نے ہاتھوں میں اٹھا رکھا ہے